

الشريعة اکادمی میں علمی و فکری نشستیں

یہ بات مسلم ہے کہ ”انسان“ تحریر شدہ کتابوں سے اتنا نہیں سیکھتا جتنا کتاب زندگی کے تلخ و شیریں تجربات انسان کو سکھادیتے ہیں اور پھر ”سفر“ کا تو معنی ہی ”کھولنا“ ہے۔ سفر انسانی ذہن کے لیے معلومات و تجربات کے ان گنت دریچے کھول دیتا ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی حفظہ اللہ اپنی عمر کے ۶۷ ویں برس میں ہیں اور ان کی زندگی کا اکثر حصہ تدریس، خطابت اور دینی تحریکات کے مقاصد کی خاطر اسفار میں گزرا ہے۔ اندرون و بیرون ممالک کے سینکڑوں یادگار اسفار ان کی زندگی کا حصہ ہیں۔ اسفار کی کثرت کے باوجود ۱۹۷۰ء سے باقاعدہ تدریس اور تب سے لے کر اب تک صحافتی شعبہ سے منسلک رہنا، بلکہ ان شعبوں میں کمال کا حصول آپ کا خاص امتیاز ہے۔ آپ پاکستان کی مختلف دینی تحریکات کا حصہ بلکہ بنیادی کردار رہے ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خاں صفدر رحمہ اللہ اور شیخ انیسفیر حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خاں سواتی کے علاوہ حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمہ اللہ، حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخوستی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ وغیرہ اکابر کا مکمل اعتماد اور رفاقت بھی آپ کو نصیب ہوئی۔ اس کے علاوہ اپنے دور کی سینکڑوں نابزر روزگار شخصیتوں سے ملاقاتیں آپ کی یادداشتوں کا حصہ ہیں۔

آپ کے انہی علمی، فکری، صحافتی اور تجرباتی مشاہدات سے استفادہ کے لیے کچھ عرصہ سے علماء و طلبہ کے لیے بالخصوص اور عوام الناس کے لیے بالعموم الشریعہ اکادمی میں ماہانہ فکری نشستوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ یہ نشست الشریعہ اکیڈمی، ہاشمی کالونی، لنگنی والا میں منعقد ہوتی ہے جس میں مولانا موصوف کسی موضوع پر لیکچر ارشاد فرماتے ہیں۔ گذشتہ برس ان نشستوں کا موضوع ”تصوف اور عصر حاضر“ تھا اور سامعین کے اصرار پر اسے ماہانہ سے پندرہ روزہ میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ یہ نشست جہاں علماء اور طلباء کے لیے انتہائی پر مغز معلومات، قیمتی تجربات، با مقصد لطائف، سبق آموز واقعات، مشفقانہ نصائح، تاریخی حقائق، ملکی و بین الاقوامی حالات پر جاندار تبصروں پر مشتمل ہوتی ہے، وہیں ایک عام آدمی کے لیے بھی انتہائی مفید ہوتی ہے اور عام فہم روزمرہ کی زبان میں ہونے کی وجہ سے ہر شخص اس سے آسانی سے

* استاذ مدرسۃ الشریعہ، الشریعہ اکادمی، گوجرانوالہ

استفادہ کر سکتا ہے۔

ان نشستوں کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں:

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بارے میں فرماتے ہیں:

بٹ درمی فیٹری (گکھڑ) کے اوپر ایک چوبارہ سا تھا، اس میں ہماری رہائش تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے، والد صاحب رحمہ اللہ خود گرفتاری دینے کے لیے تھانہ گئے۔ ایک طالب علم مولوی عزیز الرحمن صاحب نے آپ کا بستر اٹھایا ہوا تھا۔ مجھے یاد ہے، میری نظروں میں ہے وہ منظر..... سیڑھیوں سے اترتے ہوئے تقریباً دس ماہ کے لگ بھگ آپ رحمہ اللہ جیل میں رہے۔ واپسی کا منظر بھی مجھے یاد ہے.....

۱۹۶۸ء کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

سعودی عرب میں خانہ کعبہ کے غسل میں ظفر اللہ خان (قادیانی) شریک ہوئے۔ اس پر بڑا احتجاج ہوا۔ اگلے سال سعودی گورنمنٹ نے قادیانیوں کے حج پر آنے پر پابندی لگا دی۔ اس پر آغا شورش کاشمیری نے چٹان کا چھ یا سات سطروں کا ایک شذرہ لکھا۔ ”الحمد للہ“ اس کا عنوان تھا کہ شکر ہے سعودی عرب کو خیال آیا یہ فیصلہ کیا۔ اس پر چٹان پریس ضبط ہو گیا۔ چٹان کا ڈیکلریشن منسوخ ہو گیا۔ آغا شورش کاشمیری کے خلاف گرفتاری کے آرڈر جاری ہو گئے۔ ایک طوفان مچ گیا۔

۶ مئی ۱۹۶۸ء کو جمعیت علماء اسلام کے جلسے میں آغا شورش نے بڑی خوفناک تقریر کی، اپنے پورے عروج پر۔ مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کو میں نے زندگی میں کبھی شعر پڑھتے نہیں سنا کہ تقریر میں کوئی شعر پڑھیں۔ صرف وہاں آغا شورش کو خطاب کی دعوت دیتے ہوئے مولانا نے ایک شعر پڑھا۔ میرے ذہن میں وہ نقش ہو گیا۔ مولانا نے کہا کہ آغا شورش کاشمیری کا جرم کیا ہے؟ یہ کہ اس نے سعودی عرب کے ایک فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے اور چار سطریں لکھی ہیں؟ آپ یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے؟ تو وہاں یہ شعر پڑھا:

نزاکت کس قدر ہے دلربا کو

اٹھا سکتے نہیں رنگ حنا کو

زندگی میں، میں نے ایک ہی شعر مولانا سے سنا۔ اس جلسے میں پھر آغا صاحب گرفتار ہو گئے۔

امریکا میں علامہ زاہد الراشدی صاحب کی ایک لاٹ پادری سے ملاقات اور اُس سے دلچسپ اور فکر انگیز مکالمے کی تفصیلات..... اور برمنگھم (برطانیہ) میں سکھوں کے گوردوارہ میں علماء کے وفد کا داخلہ کیسے ممکن ہوا، حالانکہ وہاں داخلہ کے لیے گرو گرتھ صاحب کے سامنے ماتھا ٹیکنالوجی شرط تھا۔

سمرقند اور بخارا کے دورہ کے دوران ایک بڑھیا کا رقت آمیز واقعہ..... اور وہاں کے زمیں دوز مدرسوں کی رُوداد..... دورہ بنگلہ دیش کے دوران سلہٹ کے مدرسہ سے حضرت مدنی رحمہ اللہ کے مرتب کردہ ۱۶ سالہ نصاب تعلیم کی نقل کا حصول..... (یہ نصاب عام مدارس کے مروجہ نصاب سے ہٹ کر ہے جس میں دنیاوی و عصری علوم کو بھی نمایاں

حیثیت دی گئی ہے)..... اور دوسرے بہت سے اہم و دلچسپ واقعات۔

مولانا زاہد الراشدی حفظہ اللہ کے سینے میں بعض ایسی روایات ہیں جن کے بارے میں اُن کا کہنا ہے کہ ان رازوں کی امین اب میرے سوا دنیا میں صرف ایک دو شخصیتیں ہیں۔ راقم الحروف کا خیال ہے کہ وہ کچھ ہماری تاریخ کی راز کی باتیں ہیں جنہیں وہ بتانا مناسب نہیں سمجھتے یا ہمارے دل اُن کو اُٹھانے کی وسعت نہیں رکھتے۔ لیکن جتنی باتیں وہ بتا رہے ہیں، اُن کو سننے اور حفاظت کا اہتمام تو بہر حال ہماری ذمہ داری ہے اور ہمیں اس میں کوتاہی نہیں کرنا چاہیے۔

تمتّع من شمیم عرار نجد

فما بعد العشيّة من عرار

شریعیہ اکیڈمی، اسلام آباد کے زیر اہتمام

سہ ماہی تربیتی کورس برائے مفتیان کرام

شریعیہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے زیر اہتمام ادارہ افتاء سے وابستہ حضرات کو رائج الوقت قانونی نظام، عدالتی نظام، جدید فقہی مسائل اور افتاء واجتہاد کے معروف عالمی اداروں کی فقہی کاوشوں سے آگاہ کرنے کے لیے ایک سہ ماہی تربیتی کورس کا آغاز کیا جا رہا ہے جو ۳ نومبر ۲۰۱۴ء سے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی فیصل مسجد کیمپس میں شروع ہوگا۔ قیام و طعام کی سہولت محدود ہونے کی وجہ سے ہر وفاق سے صرف پانچ ایسے افراد منتخب کیے جائیں گے جو افتاء میں تخصص کر چکے ہوں یا انہیں افتاء میں تین سال کا تجربہ ہو۔ وفاق یا متعلقہ دارالافتاء کی تصدیق کے ہمراہ درخواستیں مجوزہ فارم (فارم منسلک ہے) پر مندرجہ ذیل پتہ پر ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۴ء تک ارسال کی جاسکتی ہیں۔

ڈاکٹر حبیب الرحمن، چیئر مین ٹریننگ پروگرام،

شریعیہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، فیصل مسجد کیمپس اسلام آباد

Phone: 051-9260987 - Fax: 051-9261383 - email: ifta.course@iiu.edu.pk